سوال

میں یہ چاہتا ہوں کہ برائے مہربانی مجھے بتائیں کہ کیا خاوند کے گھر والوں کے لیے بکارت کا خون دیکھنا جائز ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

یہ ایک قبیح اور گندی عادت اور شنیع و برا فعل ہے، خاوند کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس میں اپنے گھر والوں کی موافقت کرے، اس لیے اسے نہ تو اس پر فعلا راضی ہونا چاہیے اور نہ ہی قولا راضی ہو، اس کے کئی ایک اسباب ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں :

1 یہ زوجیت کے اسرار و راز میں شامل ہوتا ہے جس کے بارہ میں اسے حفاظت کا حکم دیا گیا ہے، کیونکہ خاوند اور بیوی کے مابین جو مخصوص تعلقات ہوتے ہیں انہیں لوگوں میں نشر کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی اس کے اثرات پر کسی کو مطلع نہیں ہونا چاہیے

2 نکلنے والا یہ خون اس بات کی علامت نہیں کہ عورت شریف و عفیف ہے یا پھر بری جیسا کہ معلوم ہے اس کے نتیجہ میں اس علامت نے اپنی موجودگی کا سبب بھی مفقود کر دیا

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (40278) کے جواب کا مطالعہ کریں

3 بالفرض اگر خاوند اپنی بیوی کو باکرہ نہیں پاتا تو بھی اسے اپنی بیوی کی ستر پوشی یعنی اس پر پردہ ڈالنے کا حکم دیا گیا ہے، نہ کہ وہ اسے لوگوں میں ذلیل و رسوا کرتا پھرے اور خاوند کے گھر والے جس چیز کا اس سے مطالبہ کر رہے ہیں اس میں ذلت و رسوائی میں معاونت ہے جو کہ حرام ہے اس سے واجب کردہ ستر پوشی میں معاونت نہیں ہوتی

4 اس قبیح اور گندی عادت کی خرابیوں میں یہ بھی شامل ہے کہ : خاوند اور بیوی دونوں کو پریشانی حاصل ہوتی ہے : تا کہ خاوند پردہ بکارت کو ختم کرنے میں جلدی کرے، حالانکہ پہلی رات بیوی اس کے لیے تیار نہیں بھی ہو سکتی، اور بعض اوقات بہت زیادہ خون جاری ہونے کا سبب بھی بن سکتی ہے اور اسی طرح ازدواجی تعلقات میں بھی بغض پیدا ہو سکتا ہے

5 اس قبیح اور گندی عادت میں عورت پر فحاشی کے فعل کی تہمت پائی جاتی ہے، اور وہ اس خون کو دیکھ کر اس کی براءت کی دلیل حاصل کرنا چاہتے ہیں

6 اس قبیح اور گندی عادت کے بارہ میں کم از کم یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ شرم و حیاء کے منافی ہے، کیونکہ خاوند اور بیوی کے مابین جو ازدواجی تعلقات قائم ہوتے ہیں انہیں چھپانے کا حکم دیا گیا ہے، اس لیے انہیں ظاہر کرنے اور اس کا اعلان کرنا جائز نہیں

اس لیے اس گندی اور قبیح عادت سے اجتناب کرنا اور اس کے خلاف اعلان جنگ کرنا واجب و ضروری ہے

شیخ علی محفوظ رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

" واضح اور فاش غلطی ہے کہ دلہن کے خون بکارت سے لتھڑی ہوئی دلہن کی قمیص دیہات میں گھمائی جائے، بلکہ بکارت کے خون کی بجائے اسے اس بارک سے عضو پر زیادتی کا خون

کہنا زیادہ صحیح ہوگا، کیونکہ یہ وحشی شخص ضرورت کے وقت بھی اس مسکین عورت کے متعلق اللہ کا ڈر نہیں رکھتا کہ اللہ اس کی نگرانی کر رہا ہے

اور پھر یہیں پر بس نہیں بلکہ دلہن کی قمیص گھماتے ہوئے اور پردہ بکارت زائل کرتے ہوئے ایسی کلام کرتے ہیں جس سے انسانیت بھی شرما جاتی ہے، مالدار اور درمیانہ درجہ کے افراد کے ہاں تو یہ بدعت ختم ہو چکی ہے، لیکن فقراء و غریب لوگوں میں ابھی تک اسے مقدس سمجھ جاتا ہے اور یہ باقی ہے، اور اسی طرح گرے ہوئے طبقہ کے ہاں بھی پائی جاتی ہے جو کہ جاہلیت کی باقیات میں سے ہے" انتہی

دیکھیں: الابداع فی مضار الابتداع (265) طبع دار الاعتصام

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

120849